خطبہ جمعہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت اور غیرت کے نام پر شرپسند مُلّاؤں کی عیسائیوں کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف شرارت اور فتنہ انگیزی کی نئی مہم

ان مولویوں کی حضرت عیسیٰ سے محبت جھوٹی اور فساد کی محبت ہے
حضرت محمد مصطفی ﷺ کے لئے اصل غیرت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی

ہمارے مخالف کوئی ایسی بات دکھائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الزامی جواب کے طور پر لکھی ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو

عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ہمارے درشت مخاطبات میں ہر گز مراد نہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۷ /اپریل ۲۰۰۰ء بمطابق ۷ /شہادت ۱۳۷۹ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ . وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ . يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾۔(سورۃ الصف آیات ۹،۸)

ان کا ترجمہ یہ ہے: اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جُھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جارہا ہو۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر پسند نہ کریں۔

یہ سورۃ الصّف کی وہ آیات ہیں جن کی بارہا پہلے بھی تلاوت کی جاچکی ہے۔ اور ان کے متعلق بہت سے اشکالات بھی دور کئے جاچکے ہیں۔ مگر تفصیل میں اب یہاں دوبارہ نہیں جاؤں گا، صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نام احمد بھی درج ہے بائبل میں اور اس پہلو سے آپ کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام بھی احمد ہے لیکن آپ کو اسلام کی طرف نہیں بلایا جاتا تھا۔ اس لئے یہ تفریق ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے یعنی یہ جو خدا تعالیٰ کا خاص استعمال ہے لفظ احمد کا، یہ ایک معنوں میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر اولیت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ثانوی معنے، دوسرے بعد میں ظاہر ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے وقت آپ کی احمدی شان دنیا نے دیکھی اور اس وقت کے پرانے بزرگوں اور مجددین نے یہ لکھا ہوا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احمدی شان اس کے ذریعہ ظاہر ہوگی اور اس وقت محمدی شان یعنی جلالی شان ہے، وہ عروج کر جائے گی۔

تو یہ چونکہ حکمت کی باتیں ہیں اس لئے علماء اس سے بے خبر ہیں اور جن مقامات پر تعریف ہونی چاہئے وہاں نہایت بد تمیزی اختیار کرتے ہیں۔ تو ان آیات کے تعلق میں اب میں نے یہ آج کے خطبہ کا مضمون چنا ہے اور وہ یہ ہے کہ علماء جو آج کل کے علماء کہلاتے ہیں یہ احمدیت کی ترقی سے بہت جل رہے ہیں، آگ لگی ہوئی ہے ان کے اندر اور جب سے فوجی حکومت پر انہوں نے قبضہ کیا ہے اور پیر تسمہ پا کی طرح فوج کے اوپر چڑھ بیٹھے ہیں اس وقت سے ان کا دماغ تکبر کی وجہ سے بالکل ہی پاگل ہو گیا ہے اور احمدیت پر وہ الزام لگا رہے ہیں جو لگ سکتے ہی نہیں لیکن آج کل ایک ایسی مہم شروع کی ہوئی ہے جیسے باسی کڑھی میں ابال آجائے۔ پہلے بھی وہ مہم شروع کی گئی تھی اور جماعت کی طرف سے اس کا مؤثر جواب تمام دنیا میں پھیلایا جاچکا ہے مگر اب چونکہ ایک جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے نیا وبال اٹھا ہے اس لئے میں پہلے ان الزامات کا جو بڑے بھیانک الزامات نظر آتے ہیں تذکرہ پاکستانی اخبار 'اوصاف' کے حوالے سے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

آپ سنیں گے تو حیران ہونگے کہ یہ کس احمدیت کا ذکر ہے جو احمدیت ہماری گٹھی میں پلائی گئی ہے وہ تو یہ باتیں نہیں۔ مگر چونکہ ان کو بہانہ چاہئے تھا عیسائیوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اور جیسا کہ وہاں کے عیسائی ہیں آپ سب لوگ جانتے ہیں وہ ان کے دھوکہ میں آجاتے ہیں اور انہوں نے مل کر اس دفعہ عیسائیوں کے ساتھ شامل ہو کر تحریک شروع کی ہے۔ تو سب سے پہلے تو میں 'اوصاف' اخبار ایک چیتھڑا ہے اس کے حوالے سے جو خبریں شائع ہوئی ہیں وہ پڑھ کے سناؤں گا۔

۲۷ /مارچ ۲۰۰۰ء جو اہم نکات انہوں نے پیش کئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وہ یہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں عیسیٰ شرابی جھوٹے اور بدزبان تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول حضرت عیسیٰ کو نعوذ باللہ گالیاں دینے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ آپ نے انجیل یہود کی کتاب طالمود سے چوری کر کے لکھی اور آپ بیماری یا پرانی عادت کی وجہ سے شراب پیتے تھے۔ عیسائیوں نے آپ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے معجزات لکھے ہیں لیکن آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں، ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اور اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کر لیا۔ حضرت عیسیٰ کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار عورتیں تھیں۔ یہ خلاصہ ہے ان کی مہم کا جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف شروع کی ہوئی ہے کہ اس قدر سخت بدزبانی انبیاء کے متعلق کی ہے کہ ہم کسی قیمت پہ نبیوں کی ہتک برداشت نہیں کر سکتے۔ اب آگے تفصیل سنئے۔

”قادیانیوں نے شر انگیز کتابوں کے ذریعے عیسائی نوجوانوں کو ورغلانا شروع کر دیا۔ عیسائی مشنری ادارے قادیانیوں کے وار سے ابھی تک بے خبر ہیں“۔ اب عیسائی مشنری ادارے بے خبر ہیں ان مولویوں کو کیسے خبر ہو گئی ہے یہ عجیب بات ہے اور عیسائیوں میں تبلیغ کو روکنے کے لئے چونکہ بہت سے عیسائی پاکستان میں احمدی ہوئے ہیں اس لئے اس تبلیغ کو روکنے کے لئے دراصل جوش اٹھا ہے۔ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو دھکیل کر پھر جماعت سے دور کر دیا جائے۔ لکھتا ہے ”قادیانیوں نے اپنے جعلی نبی مرزا غلام احمد کی ایسی کتابیں وسیع پیمانے پر شائع کر کے امریکہ، یورپ اور دیگر ممالک میں پھیلا دی ہیں جن میں عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف انتہائی توہین آمیز اور گستاخانہ زبان استعمال کر کے دنیائے عیسائیت کے جذبات مجروح کئے گئے ہیں“۔

اب یہ کیسا تضاد ہے ان کی باتوں میں۔ اگر جماعت مغربی ممالک میں پھیلنا چاہتی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعریفی کلمات شائع کرنے چاہئے تھے۔ یہ عجیب ان مولویوں کو سوجھی ہے کہ جماعت نے از خود تمام عیسائی دنیا میں جو ان کا شکار ہے، دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیسائیت احمدیت کی طرف مائل ہو رہی ہے، بڑے بڑے ترقی یافتہ عیسائی ممالک میں بھی کثرت سے عیسائی احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں، تو گویا اپنی تبلیغ روکنے کی خاطر جماعت نے نہایت توہین آمیز لٹریچر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ان سارے ممالک میں شائع کر کے پھیلا دیا ہے۔ گدھے کے سر پہ سینگ نہیں ہوتے مگر یہ وہ گدھے ہیں جن کے اندر دماغ کوئی نہیں۔ ایسی احمقانہ باتیں کرنے والی قوم ہے کہ سوائے اس کے میں اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے صحیح لقب سے ان کو یاد فرمایا تھا کہ اے پلید فرقہ مولویاں۔ بڑے پلید لوگ ہیں اور فرقہ مولویاں ہے خواہ بظاہر کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں لیکن دراصل ایک ہی فرقہ ہے۔

اب روزنامہ 'اوصاف' کی کچھ باتیں سن لیجئے، جو تکلیف تو دیتی ہیں مگر چونکہ مجبوری ہے آج کے مضمون کو کھولنے کی خاطر 'اوصاف' کے تمام الزامات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی محمد مصطفی ﷺ سمیت دیگر انبیائے کرام کی توہین کے بعد بدبخت قادیانیوں نے امریکہ اور یورپ سمیت دنیا کے متعدد ممالک میں اپنے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی ایسی کتب کی اشاعت اور تشہیر کا کام تیز کر دیا ہے جن میں حضرت عیسیٰؑ کی بدترین کردار کشی کرتے ہوئے ان کے خلاف انتہائی توہین آمیز اور گستاخانہ زبان استعمال کی گئی ہے"۔ اس پر تبصرہ پہلے ہی کر چکا ہوں۔ جس دنیا کو اپنی طرف مائل کیا جارہا ہے ان کو لٹریچر کے ذریعہ دُور بھی کیا جارہا ہے۔

"مرزا بشیر الدین محمود نے "حقیقت نبوت" نامی کتاب میں یہ ہرزہ سرائی بھی کی ہے کہ غلام احمد قادیانی کو حضرت عیسیٰؑ پر فضیلت حاصل ہے۔ ہم حکومت کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ وہ اس ضمن میں پاکستان میں سرگرم عمل قادیانیوں کو لگام دینے کے لئے فوری طور پر سخت گیر حکمت عملی اختیار کرے کیونکہ نبی آخر الزمان" حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم "کے بعد قادیانیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰؑ کے خلاف کردار کشی کی اس منظم اور منصوبہ بند مہم کے نتیجے میں وطن عزیز کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی جذبات مجروح ہونے کے باعث بڑے پیمانے پر بے چینی اور انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے"۔

دیکھیں عیسائیوں کو احمدیت کے خلاف جوش دلانے کے لئے "مزید برآں ہم پاکستان کی عیسائی برادری کے مذہبی رہنماؤں سمیت دنیا بھر میں مذہبی غیرت سے سرشار عیسائی پادریوں اور راہنماؤں سے بھی یہ بات زور دے کر کہنا چاہیں گے کہ وہ (نعوذباللہ من ذلک) ملعون قادیانی گروہ کی جانب سے نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے خلاف شروع کردہ گستاخانہ پروپیگنڈہ مہم کا فوری طور پر نوٹس لیں اور اپنے اپنے ممالک کی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ قادیانیوں کی پشت پناہی ترک کردیں"۔ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۲۸ مارچ ۲۰۰۰ء)

پھر یہی اخبار ایک اور اشاعت میں رقمطراز ہے "قادیانی ہمیں دوبارہ تحریک چلانے پر مجبور نہ کریں۔ مسلم علماء خوش فہمی میں نہ رہیں کہ آئین معطل ہونے سے کھلی چھٹی مل گئی۔ شرانگیز لٹریچر ضبط کرکے گستاخ قادیانیوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ علماء کرام کا ردِّ عمل۔ مسیحیوں کے ساتھ ساتھ مسلم علماء کرام نے بھی قادیانیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے پر شدید مذمت کرتے ہوئے"۔ اب مسیحیوں نے گویا پہلے مذمت کی ہے ان کے ساتھ دوسرے علماء کو بھی جوش آگیا ہے۔ "مسیحیوں کے ساتھ ساتھ مسلم علماء کرام نے بھی قادیانیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے پر شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوراً قادیانیوں کے خلاف 295-B,C کو حرکت میں لائے۔ تمام قادیانیوں کو فوراً ان کے عہدے سے ہٹایا جائے۔ یہ لوگ منصب نبوت کے ڈاکو اور دہشت گرد ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد صابر اور استاد العلماء مولانا عبدالسلام نے کہا کہ قادیانی جانتے ہی نہیں کہ ہم اپنے نبیوں سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ لہٰذا قادیانی ہمارے مذہبی اور ملکی معاملات میں مداخلت سے باز آجائیں"۔

(روزنامہ اوصاف۔ اسلام آباد ۲۸ مارچ ۲۰۰۰ء)

وہ علماء جو نبیوں سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے حقیقی پیار کرتے تھے وہ تو اس دنیا سے رخصت ہوچکے۔ وہ لد گیا زمانہ۔ اب میں ان علماء کے بعض حوالے آپ کے ساتھ پیش کروں گا اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ جو الزام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگاتے ہیں وہ سارے الزام اگر وہ ان کے الزام درست ہیں تو پھر ان کے علماء پر لگتے ہیں، ان کے خلاف تحریک کریں۔ عیسائی برادری کو ان کے خلاف طیش دلائیں تاکہ ان سب مولویوں کے سربراہوں کے خلاف اور ان کے چیلوں کے خلاف ایک ملک گیر تحریک چلائی جائے۔

ایک آخری اقتباس اوصاف کا پڑھ کر پھر میں وہ بات شروع کروں گا۔ "ثقافت، سیاحت اور اقلیتی امور کے وفاقی وزیر ڈیرک سیرین نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی شان میں گستاخی کرکے مسیحی برادری کی دلآزاری کی گئی ہے۔ اس کا مقصد مسیحی عوام کو زچ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ کی شان میں گستاخی کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا اور اعلیٰ سطحی تحقیقات کے ذریعے اس مذموم سازش کے آلہ کاروں کو بے نقاب کیا جائے گا"۔ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۳۰ مارچ ۲۰۰۰ء) تو وہ تو بعد میں کریں گے میں آج ہی بے نقاب کر رہا ہوں۔

اب وہ مسلمان جو غیرت مند تھے، جو عیسائی پادریوں کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہایت خطرناک توہین کو برداشت نہیں کرسکتے تھے اور عیسائیوں کو سمجھانے کی خاطر نمونہ کے طور پر انہوں نے حضرت عیسیٰ کے اوپر خود ان کی اپنی تہمتیں شائع کی ہوئی ہیں اور بائبل کے پورے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ اس قوم نے حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقابل پر جس نبی کو پاکباز قرار دیا وہ خود ان کی کتابوں کی رو سے کیا حیثیت رکھتا ہے۔

سب سے پہلے مولوی رحمت اللہ مہاجر مکی کی کتاب "ازالۃ الاوہام" میں سے میں یہ عبارتیں پیش کرتا ہوں۔ وہ فارسی میں ہے اس کا ترجمہ میں پیش کر دیتا ہوں۔ اگرچہ فارسی حوالہ یہاں ساتھ لکھا ہوا ہے۔ "اکثر معجزات عیسویہ کو معجزات قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ ایسے کام تو جادوگر بھی کر لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہود آپ کو نبی تسلیم نہیں کرتے اور ان کے معجزات کو ساحروں کے معجزے قرار دیتے ہیں"۔ (ازالۃ اوہام صفحہ ۱۲۹)

پھر فرماتے ہیں "جناب مسیح خود اقرار کرتے ہیں کہ یحییٰ بیابان میں قیام پذیر تھے، نہ عورتوں سے میل رکھتے تھے اور نہ شراب پیتے تھے لیکن مسیح خود شراب پیتے تھے اور آپ کے ہمراہ عورتیں چلتی پھرتی تھیں اور آپ ان کی کمائی سے کھاتے تھے اور بدکار عورتیں آپ کے پاؤں کو بوسے دیتی تھیں اور مرتا اور مریم آپ کی دوست تھیں۔ آپ خود بھی شراب پیتے تھے اور دوسروں کو بھی دیتے تھے"۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۰) یہ مسلمان علماء جو آنحضرت ﷺ کی سچی غیرت رکھتے تھے وہ مسیح کے متعلق یہ باتیں خود ان کے حوالوں سے پیش کر رہے ہیں۔

پھر لکھا ہے کہ "یہودا نے اپنے بیٹے کی بیوی سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی اور فارح پیدا ہوا جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ کے آباؤ اجداد میں سے ہے"۔ (ایضاً صفحہ ۴۰۵)

اس کتاب کے حاشیے پر اہل سنت والجماعت کے جید عالم مولوی آل حسن صاحب نے کتاب "استفسار" لکھی ہے جس میں وہ رقمطراز ہیں "اور ذرہ گریبان میں سر ڈال کر دیکھو کہ معاذاللہ حضرت عیسیٰ کے نسب نامہ مادری میں دو جگہ یعنی تامار اور اُوریا تم آپ ہی زنا ثابت کرتے ہو۔ دوسرے یہ کہ حضرت عیسیٰ اپنے مخالفوں کو کتا کہتے تھے۔ اگر ہم بھی ان کے مخالفوں کو کتا کہیں تو دینی تہذیب اخلاق سے بعید نہیں بلکہ عین تقلید عیسوی ہے"۔ (صفحہ ۹۸) پھر لکھتے ہیں "عیسیٰ بن مریم کہ آخر درماندہ ہو کر دنیا سے انہوں نے وفات پائی"۔ (صفحہ ۲۳۲)۔ اور یہاں پرانے علماء ساتھ ہی وفات کے بھی قائل ہیں لیکن درماندہ ہو کر وفات پائی۔ "اور سب عقلاء جانتے ہیں کہ بہت سے اقسام سحر کے، مشابہ ہیں معجزات سے۔ خصوصاً معجزات موسویہ اور عیسویہ سے"۔ (صفحہ ۳۳۶) "انجیل اوّل کے باب یازدہم کے درس نوزدہم میں لکھا ہے کہ بڑے کھاؤ اور بڑے شرابی تھے"۔ (صفحہ ۳۵۳) "جس طرح اشعیاہ اور عیسیٰ علیہما السلام کی بعض بلکہ اکثر پیشگوئیاں ہیں جو صرف بطور معمّے اور خواب کے ہیں۔ جس پر چاہو منطبق کرلو یا باعتبار ظاہری معنوں کے محض جھوٹ ہیں۔ یا مانند کلام یوحنا کے محض مجذوبوں کی سی بڑیں۔ ویسی پیشگوئیاں البتہ قرآن میں نہیں ہیں"۔ (صفحہ ۳۶۶)۔ "پس معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کا سب بیان معاذاللہ جھوٹ ہے اور کرامتیں اگر بالفرض ہوئی بھی ہوں تو ایسی ہی ہوں گی جیسی مسیح دجال کی ہونے والی"۔ (صفحہ ۳۶۹) یعنی حضرت عیسیٰ کی کرامات کو دجال کی کرامات سے مشابہ قرار دے رہے ہیں۔ "تیسری انجیل کے آٹھویں باب کے دوسرے اور تیسرے درس سے ظاہر ہے کہ بہتیری رنڈیاں اپنے مال سے حضرت عیسیٰ کی خدمت کرتی تھیں۔ پس اگر کوئی یہودی از راہ خباثت اور بدباطنی کے کہے کہ حضرت عیسیٰ خوش رو نوجوان تھے، رنڈیاں اُن کے ساتھ صرف حرامکاری کے لئے رہتی تھیں اس لئے حضرت عیسیٰ نے بیاہ نہ کیا۔ اور ظاہر یہ کرتے تھے کہ مجھے عورت سے رغبت نہیں تو کیا جواب ہوگا؟ اور پہلی انجیل کے باب یازدہم کے درس نوزدہم میں حضرت عیسیٰ نے مخالفوں کا خیال اپنے حق میں قبول کر کے کہا کہ میں تو بڑا کھاؤ اور شرابی ہوں۔ پس دونوں باتوں کے ملانے سے اور شراب کی بدمستیوں کے لحاظ سے جو کوئی کچھ بدگمانی نہ کرے سو تھوڑا ہے"۔ جیسی بھی بدگمانی کرتا ہے وہ بھی تھوڑی ہوگی۔ "اور دشمن کی نظر میں کیسی تن آسانی اور بے ریاضتی حضرت عیسیٰ کی بوجھی جاتی ہے"۔ (صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱)

اب ان کا خاص مولوی ابوالوفا ثناء اللہ کہلانے والا امرتسری لکھتا ہے "صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے ..... اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا۔ (دیکھو متی ۲۶:۷۔ مرقس ۱۴:۳۔ یوحنا ۱۲:۶)۔ پھر لکھتے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب "یوحنا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ آدھ سیر خالص عطر

استعمال اس عورت سے آپ نے کرایا۔ اس نے کچھ سر پر ڈالا (مرقس) کچھ پاؤں پر ملا (یوحنا)۔ لوقا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ ایک عورت نے جو اس شہر کی بد چلن اور فاحشہ عورت تھی، مسیح کا پاؤں دھویا، پھر اپنے بالوں سے پونچھا، پھر انہیں چوما اور ان پر عطر ملا۔ (لوقا ۷:۳۷)۔ ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بد چلن عورت سے سر کو اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی اس کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف کام ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الٰہیہ کے صریح خلاف ہیں"۔

پھر لکھتے ہیں "اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معجزہ سے شراب سازی کا کام لے کر اپنا جلال ظاہر کرتے تھے"۔ (دیکھو انجیل یوحنا ۹:۲) اور پھر فرماتے ہیں "دیکھو شراب جیسی ام الخبائث چیز کا بنانا اور شادی کی دعوت کے لئے اس شراب کو پیش کرنا اور خود شرابی اہل مجلس کی دعوت میں معہ والدہ کے شریک ہونا اسی یوحنا میں موجود ہے حالانکہ شراب عہد عتیق کی کتابوں میں قطعی حرام قرار پاچکی تھی۔..... لیکن مسیح نے شرائع انبیاء سابقہ کی کچھ پرواہ نہ کی اور بقول یوحنا شراب بنائی اور شرابی مجلس میں معہ والدہ کے شریک ہوئے۔ حالانکہ خود ہی فرماتے ہیں "یہ نہ سمجھو کہ مَیں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں" (متی ۵:۱۷)۔ ان حالات میں مسیح کی شراب سازی خلافِ شریعت فعل ہے"۔

(اخبار "اہل حدیث" امرتسر۔ ۳۱/مارچ ۱۹۳۹ء صفحہ ۸)

بریلوی مسلک کے بانی اہل سنت مجدد ماۃ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ، اعلیٰ حضرت مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب قبلہ قادری، سارے القابات ہیں ان کے جو مولویوں کی زبان میں مَیں پڑھ رہا ہوں یہ اب صرف دیوبندی اور اہل حدیث فرقوں کے حوالے نہیں ہیں۔ یہ اب رضا خان جو بریلوی مسلک کے استاد اعلیٰ ہیں ان کے حوالے ہیں۔ "ہاں ہاں عیسائیوں کا خدا مخلوق کے مارے سے دم گنوا کر باپ کے پاس گیا۔ اس نے اکلوتے کی یہ عزت کی، اس کی مظلومی و بے گناہی کی یہ داد دی کہ اسے دوزخ میں جھونک دیا اوروں کے بدلے اسے تین دن جہنم میں بھونا۔ ایسے کو جو روٹی اور گوشت کھاتا ہے اور سفر سے آکر اپنے پاؤں دھلوا کر درخت کے نیچے آرام کرتا ہے۔ درخت اونچا اور وہ نیچا ہے "یعنی چوتھے آسمان پر جانے کا کیا خیال درخت بھی ان کے نزدیک مسیح سے اونچا تھا۔ "ایسے کو جس کا بیٹا اُسے جلال بخشتا ہے"۔ یعنی مسیح نے اپنے باپ کو، نعوذباللہ من ذلک، خدا کو جلال بخشا۔ "آریوں کے ایشور کی تو ماں اُس کی جان کی حفاظت کرتی تھی۔ عیسائیوں کے خدا کا بیٹا اُسے عزت بخشتا ہے۔ کیوں نہ ہو سپوت ایسے ہی ہوتے ہیں۔ پھر اُسے بے خطا جہنم میں جھونکنا کیسی محسن کشی ناانصافی ہے۔ ایسے کو جو یقیناً دغا باز ہے پچھتاتا بھی ہے، تھک جاتا بھی ہے۔ ایسے کو جس کی دو جورئیں ہیں۔ دونوں پکی زناکار، حد بھر کی فاحشہ"۔ اب سن لیں یہ مولویوں کی بات۔ "ایسے کو جس کے لئے زنا کی کمائی فاحشہ کی خرچی کہاں مقدس پاک کمائی ہے"۔ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرّضویہ۔ جلد نمبر ۱۔ کتاب الطہارۃ باب التیمم صفحہ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور)

یہ تو ان مولویوں کا حال ہے جو حضرت مسیح موعودؑ پر الزام لگاتے ہیں مگر اس سے پہلے جو مولوی تھے جن میں کچھ ابھی غیرت باقی تھی ان کی زبان سے یہ باتیں ساری سن لیں تو کیسے کیسے حضرت مسیح پر حملے کرتے ہیں مگر اُن کی کتابوں کے حوالے سے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الزامی جواب دینے کی ضرورت کیا تھی۔ یہ اس کے متعلق کچھ حوالے مَیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

"آپ کا یہ فرمانا کہ گویا حضرت مسیح کے حق میں مَیں نے گالی کا لفظ استعمال کر کے ایک گونہ بے ادبی کی ہے"۔ یہ عیسائیوں کو مخاطب ہو کے جنگ مقدس میں آپ نے فرمایا "یہ آپ کی غلط فہمی ہے مَیں حضرت مسیح کو ایک سچا نبی اور برگزیدہ اور خدا تعالیٰ کا ایک پیارا بندہ سمجھتا ہوں۔ وہ تو ایک الزامی جواب آپ ہی کے مشرب کے موافق تھا"۔ یعنی آپ نے اپنی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہی آپ کے سامنے پیش کیا گیا تھا" اور آپ ہی پر وہ الزام عائد ہوتا ہے نہ کہ مجھ پر"۔ (جنگ مقدس، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۷۰)

اور کیوں؟ اس لئے کہ "جب ہمارا دل بہت دکھایا جاتا ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ پر طرح طرح کے ناجائز حملے کئے جاتے ہیں تو صرف متنبہ کرنے کی خاطر انہیں کی مسلمہ کتابوں سے الزامی جواب دئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ ہماری کوئی بات ایسی نکالیں جو حضرت عیسیٰ کے متعلق ہم نے بطور الزامی جواب کے لکھی ہو اور وہ انجیل میں موجود نہ ہو"۔ اگر الزامی جواب دینے میں اپنی طرف سے چیزیں داخل کی گئی ہیں اور انجیل میں وہ موجود نہیں تو وہ نکال کر دکھادیں۔ "آخر یہ تو ہم سے نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت ﷺ کی توہین سن کر چپ رہیں"۔ (ملفوظات جلد ۵ جدید ایڈیشن صفحہ ۳۵۴)

پس اصل غیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں تھی۔ یہ ان عیسائیوں کو بھڑکانے والے مولویوں کو تو نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کچھ محبت ہے نہ کسی اور نبی سے، مسیح سے اگر ہے تو محض ایک جھوٹی اور فسادی محبت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سچے عاشقوں کو نہیں تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سچے عشاق کا تو یہ حال تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کے متعلق آپ کے عاشق نے ایک رباعی کہی۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي فَعَمِي عَلَيَّ النَّاظِرُ ☆ مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

کہ میری تو آنکھ کی پتلی تُو تھا اس پتلی سے میں دیکھا کرتا تھا۔ اب تو تیرے بعد یہ پتلی اندھی ہو گئی ہے اب جو چاہے مرتا پھرے، عیسیٰ ہو یا کوئی اور نبی ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تو صرف تیری موت کا خوف کھایا کرتا تھا کہ تو نہ وفات پا کے جدا ہو جائے۔ یہ ان مولویوں کو توفیق نہیں، ان کی آنکھ کی پتلی اندھی ہو گئی ہے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میں ان کو کبھی جوش نہیں آتا، صرف فساد کی خاطر جو رسول اللہ ﷺ کے اسلام کے بالکل مخالف تھا جوش بھی ایسا دکھاتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کبھی بھی نہیں دکھایا۔ یہ تو لمبے قصے اور تذکرے ہیں جن کو اب چھوڑنا ہوگا کیونکہ وقت تھوڑا ہو رہا ہے۔

آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "ہم نے اپنی کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے"۔ اب دیکھیں فرضی یسوع ہے۔ "اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے"۔ ان بدبخت گالیوں کے چند نمونے میں نے قرآن کریم کے مختلف درسوں کے دوران آپ لوگوں کو سنائے تھے۔ پھر یہاں تک طبیعت بیزار ہوئی کہ میں نے پھر وہ بیان کرنے چھوڑ دئے۔ اتنی بدزبانی، اتنی بدتمیزی کی گئی ہے کہ جب تک وہ ایک دفعہ ایک نظر نہ ڈالی جائے انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس قسم کے پادری دنیا میں پیدا ہوئے تھے جنہوں نے دجل کی حد کر دی۔ پس ان پادریوں سے ان مولویوں کو کوئی غیرت نہیں آتی۔ رسول اللہ ﷺ کی بدتمیزیاں سنتے ہیں اور بے انتہا بدتمیزیاں سنتے ہیں اور کوئی جوش نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو محمد رسول اللہ ﷺ کے عاشق تھے ان کے خلاف جوش آجاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ مسجد مبارک میں ٹہلتے ہوئے یہی رباعی پڑھ رہے تھے۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي فَعَمِي عَلَيَّ النَّاظِرُ ☆ مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

کہ اے میرے آقا تو میری آنکھ کی پتلی تھا جس سے میں دیکھا کرتا تھا۔ پس یہ پتلی اندھی ہو گئی اور تیری موت تھی جس کا مجھے غم تھا۔ فرما رہے تھے روتے ہوئے کہ کاش یہ میں نے کہا ہوتا۔ اتنی پسند تھی یہ بات۔ اور ان بدبخت مولویوں کو دیکھو کہ ان کے خلاف اپنی زبانیں دراز کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید لکھتے ہیں: "ہم نے اپنی کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے۔ بعض نادان مولوی جن کو اندھے اور نابینا کہنا چاہئے عیسائیوں کو معذور رکھتے ہیں کہ وہ بے چارے کچھ بھی منہ سے نہیں بولتے اور آنحضرت ﷺ کی کچھ بھی بے ادبی نہیں کرتے لیکن یاد رہے کہ درحقیقت پادری صاحبان تحقیر اور توہین اور گالیاں دینے میں اول نمبر پر ہیں۔ ہمارے پاس ایسے پادریوں کی کتابوں کا ایک ذخیرہ ہے جنہوں نے اپنی عبارت کو صدہا گالیوں سے بھر دیا ہے۔ جس مولوی کی خواہش ہو وہ آکر دیکھ لیوے۔ اور یاد رہے کہ آئندہ جو پادری صاحب گالی دینے کے طریق کو چھوڑ کر ادب سے کلام کریں گے ہم بھی ان کے ساتھ ادب سے پیش آویں گے۔ اب تو وہ اپنے یسوع پر آپ حملہ کر رہے ہیں کہ کسی طرح سب و شتم سے باز ہی نہیں آتے، ہم سنتے سنتے تھک گئے"۔

(نورالقرآن، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۷۵)

چونکہ نماز بھی ہونی ہے اور مواد اور بھی بہت سا باقی ہے اس لئے یہاں میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اور انشاءاللہ اگلے خطبہ میں اس مضمون کو جاری رکھوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح ہونے کے دعویدار تھے۔ وہ کیسے اس کا دعویٰ کر سکتے تھے جس کے متعلق اتنی گندی زبان استعمال کی ہو۔ مگر ان مولویوں کو عقل نہیں۔ حضرت عیسیٰ کا جو اعلیٰ مقام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں وہ بھی میں آپ کے سامنے بعد میں رکھوں گا اور پھر پادریوں کی شکست فاش کا اعتراف خود ان کے منہ سے، مسلمان علماء کے جو جماعت کے مخالف تھے ان کے بیان کے مطابق پادریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر اپنی شکست کا کھلم کھلا اعتراف کیا اور وہ جو سارے ملک میں دندناتے پھرتے تھے اور مسلمانوں کے ایمان لوٹ رہے تھے ان کو حضرت مرزا صاحب نے اس ملک کی سرزمین چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ یہ سارے حوالے انشاءاللہ میں آئندہ خطبہ میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔